پریس ریلیز برائے اشاعت

اردو اکادمی، دہلی

سی۔ پی۔ او۔ بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی ۱۱۰۰۰۶

Phone: 23865436, 23863858, 23863566, 23863697 Fax:23863773

اقبال کی شاعری فکر اور فلسفہ کی اہم شاعری ہے: ڈاکٹر ماجد دیوبندی

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام دوروزہ سمینار بعنوان ''اقبال صدی کا اہم شاعر'' کا انعقاد

نئی دہلی۔ 29۔ جنوری

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام دوروزہ سمینار بعنوان ''اقبال صدی کا اہم شاعر'' کا افتتاحی اجلاس اکادمی کے قمر رئیس سلور جوبلی میں منعقد ہوا جس کی صدارت ماہر اقبالیات پروفیسر عبدالحق نے فرمائی اور مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے اقبال اکادمی کے چیئرمین اور زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر سید ظفر محمود نے شرکت کی جب کہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے دہلی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر دنیش سنگھ شریک رہے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر شفیع ایوب نے کی۔ اجلاس کے آغاز میں وائس چیئرمین ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے پھولوں کے گلدستے سے مہمانوں کا استقبال کیا۔ استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کہا کہ اقبال کی شاعرانہ عظمت کو ہندوستان کے لوگ شاید اتنا نہیں سمجھ سکے جتنا ان کا حق تھا۔ انھوں نے کہا کہ اقبال ایک عہد کے شاعر نہیں ہیں بلکہ ان کی فکر اور فلسفہ سینکڑوں سالوں کے لیے مشعلِ راہ کا کام کرتا ہے۔ اپنے جذباتی لہجے میں گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے کہا کہ اقبال پر یہ الزام سراسر غلط ہے کہ وہ تصورِ پاکستان کے بانی تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ انسانی اقدار اور ایمانی فلسفے کے سچے شاعر تھے۔ ڈاکٹر ماجد دیوبندی کے کہا کہ یہ دوروزہ سمینار اقبال کی شاعری اور ان کے فکر کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کرنے میں کامیاب رہے گا۔ انھوں نے ہندوستان بھر سے آئے ہوئے مقالہ نگاروں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقبال کو ہم سب حضرات کا سچا خراجِ عقیدت ہوگا کہ مختلف پہلوؤں سے اقبال شناسی پر گفتگو کی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ پروفیسر دنیش سنگھ کی شرکت اس سمینار کی عظمت میں اضافہ کرتی ہے اور یہ بات ثابت کررہی ہے کہ اقبال کسی خاص مذہب یا قوم کے شاعر نہیں تھے بلکہ وہ ہر دردمند دل کے احساسات کی عکاسی کرتے تھے۔ ڈاکٹر ماجد دیوبندی نے یہ اعلان کیا کہ ان مقالات کو کتابی شکل دے کر اردو اکادمی کی طرف شائع کیا جائے گا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر کو ایک تجویز کے طور پر خط بھی لکھیں گے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں اقبال چیئر کا قیام کیا جائے جس سے اقبال کے فلسفے اور شاعری سے زیادہ سے زیادہ طلبا استفادہ کرسکیں۔ ان دوروزہ سمینار کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوگی کہ ہر سیشن کے آغاز میں کسی طالب علم کی آواز میں کلامِ اقبال پیش کیا جائے گا۔ مہمانِ اعزازی ڈاکٹر سید ظفر محمود نے اپنی بے انتہا علمی گفتگو کرتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث کے حوالے سے علامہ اقبال کے مختلف اشعار کا تجزیہ پیش کیا اور کہا کہ اقبال کی شاعری کو سمجھنے کے لیے قرآن وحدیث کی معلومات بھی بہت ضروری ہے جس سے فکرِ اقبال کے مختلف پہلو سامنے آسکیں۔ انھوں نے ڈاکٹر ماجد دیوبندی کو مبارکباد پیش کی کہ انھوں نے اس اہم عالمی شاعر پر دوروزہ سمینار منعقد کرکے یہ ثابت کیا کہ اقبال ہم سب کے دلوں میں زندہ ہیں اور رہیں گے۔ پروفیسر دنیش نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے یہ فخر کی بات ہے کہ میں اردو اکادمی میں موجود ہوں اور اقبال جیسے عظیم شاعر پر دوروزہ سمینار کا افتتاح کرنے کا شرف حاصل کررہا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ اقبال صدی کے شاعر بھی ہیں اور سدا کے شاعر بھی ہیں، ان کی شاعری کو ایک صدی پر محیط نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ وہ ہر دور کے احساسات اور کرب کو اپنی شاعری میں پرو کر اس کی عظمت بڑھانے والے ہیں۔ پروفیسر دنیش سنگھ نے کہا کہ ڈاکٹر ماجد دیوبندی جس خلوص اور جذبے سے ہم سب کو مدعو کرتے ہیں، اسی کی وجہ سے اتنی بڑی تعداد میں آج مقالہ نگار، پروفیسر حضرات اور مختلف یونیورسٹیز کے طلبا موجود ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اقبال کو سننا اور پڑھنا ہمارے ذوق کی تسکین کی علامت ہے۔ صدرِ جلسہ ماہرِ اقبالیات پروفیسر عبدالحق نے کہا کہ میں ذاتی طور پر اقبال کا عاشق ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ڈاکٹر ماجد دیوبندی کا اقبال سے عشق، ان کے ایمان، یقین اور سچے جذبے کی علامت کی عکاسی کرتا ہے۔ انھوں نے خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے علامہ اقبال کی ذاتی زندگی، ان کے خاندان اور کشمیری برہمن کے حوالے سے لاتعداد اشعار کی تفصیل پیش کی اور کہا کہ اقبال کو جتنا پڑھا جائے، جتنا سمجھا جائے وہ کم ہے کیوں کہ اقبال صدیوں پر محیط فلسفے کی نمائندگی کرنے والے شاعر تھے۔ افتتاحی اجلاس میں آسیہ نے خوبصورت ترنم میں کلامِ اقبال پیش کیا۔

افتتاحی اجلاس کے بعد سمینار کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر تسلیم رحمانی نے کی جب کہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر ابوظہیر ربانی نے انجام دیے۔ اس اجلاس میں پروفیسر عبدالحق نے اپنا مقالہ ''اقبال نامہ'' پیش کیا جب کہ ڈاکٹر شکیل اختر نے ''کلامِ اقبال میں غیر لفظی ترسیل: ایک جائزہ''، ڈاکٹر شمیم احمد نے ''اقبال اور بزمِ انجم'' اور ڈاکٹر علی احمد ادریسی نے ''اقبال کی آفاقیت'' کے عنوان سے اپنے مقالات پیش کیے جب کہ صبغت اللہ خورشید نے اپنے خوبصورت ترنم میں کلامِ اقبال کی قرأت کی۔

ظہرانے کے بعد سمینار کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر عشرت جمیل نے کی جب کہ نظامت کے فرائض جناب جاوید رحمانی نے انجام دیے۔ اس اجلاس میں پروفیسر محمد نعمان خاں نے ''اقبال اور ہندوستان''، پروفیسر توقیر احمد خاں نے ''قادیانیت کی حقیقت اقبال کی نظر میں''، ڈاکٹر محمد شاہد خاں نے ''اقبال کے اردو کلام میں عصری تلمیحات''، ڈاکٹر اشرف علی نے ''اقبال کا تصورِ مرگ'' اور ڈاکٹر محمد نظام الدین نے ''اقبال منٹو کی نظر میں'' کے عنوان سے اپنے مقالات پیش کیے جب کہ ڈاکٹر سلمیٰ شاہین نے کلامِ اقبال پیش کیا۔